Bachelor of Arts Urdu (Honours) (BAUDH)
&
Bachelor of Arts (Urdu) (4 Year) (BAFUD)
&
Bachelor of Arts Applied Urdu (BAAUD)

ASSIGNMENT

For

(July 2026 and January 2027 Sessions)

BUDC-109

(Urdu Adab Mein Tanz-o-Mazah)

اردو ادب میں طنز و مزاح

Discipline of Urdu
School of Humanities
Indira Gandhi National Open University
Maidan Garhi, New Delhi-110068

اسائن منٹ

عزیز طلبا/طالبات!

یہ امید کی جاتی ہے کہ آپ نے اپنے اس کورس کو دل لگا کر پڑھا اور سمجھا ہو گا جس کی جانچ پرکھ کے لیے آپ کے اس کورس میں ایک اسائن منٹ رکھا گیا ہے۔ یہ اسائن منٹ آپ کے پروگرام کی مسلسل جانچ پرکھ کا ایک نہایت موثر ذریعہ ہے تا کہ آپ اپنا جائزہ خود لیں سکیں۔ اس لیے ہر کورس کا ایک اسائن منٹ اپنے مقررہ وقت میں جمع کرنا ضروری ہے تا کہ آپ امتحان میں بیٹھنے کے لائق ہو سکیں۔ اسائن منٹ جمع کیے بغیر آپ امتحان میں نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ اسائن منٹ ٹیوٹر مارکڈ اسائن منٹ (TMA) ہے جو پورے کورس کا احاطہ کرتا ہے اور سو (100) نمبروں پر مشتمل ہے۔

مقصد:

اس اسائن منٹ کا مقصد یہ پتا لگانا ہے کہ آپ نے اپنے اس کورس کے تمام بلاک کی تمام اکائیوں کا مطالعہ کرتے ہوئے اسے کتنا سمجھا اور اس سے کس قدر فائدہ اٹھایا ہے۔ اس اسائن منٹ کا مقصد یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ اس کورس کا مطالعہ کرکے آپ کی معلومات میں کس قدر اضافہ ہوا اور آپ کی صلاحیت میں کتنا نکھار پیدا ہوا ہے۔

مشورہ:

اسائن منٹ میں دیے گئے سوالوں کو غور سے پڑھیے۔ پوری طرح سوالوں کو سمجھنے کے بعد جوابات لکھنا شروع کیجیے اور انھیں منطقی ربط کے ساتھ پیش کیجیے۔ سوالوں کے جوابات کتابوں سے نقل کرنے کے بجائے اپنے الفاظ میں لکھیے۔ اکائیوں کی عبارت کو ہو بہو نقل کرنے سے گریز کیجیے۔ اپنے جوابات محتاط ہو کر تجزیاتی انداز میں لکھیے۔ ظاہر ہے کہ آپ نے دوران مطالعہ اپنے نصاب کے علاوہ دوسری کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہو گا۔ اس لیے جوابات تحریر کرتے وقت اپنے سوالات سے متعلق اپنی بھرپور معلومات کا مظاہرہ کیجیے اور جواب دیتے وقت دوسری کتابوں کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کے مطالعے کی وسعت کا اندازہ ہو گا اور موضوع پر آپ کی گرفت اور گیرائی کا بھی پتا چل سکے گا۔

آپ کو اپنے جوابات کے سلسلے میں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ

- منطقی نوعیت کے ہوں
- جملے اور پیرا گراف کے درمیان ربط ہو
- خیال اور طرز تحریر میں مطابقت ہو
- سوالوں کا اتنا ہی جواب دیجیے جتنا پوچھا گیا ہے

ہدایت:

یہ بات یاد رکھیے کہ امتحان میں بیٹھنے سے پہلے آپ کو ہر کورس کا اسائن منٹ جمع کرنا ہے۔ اسائن منٹ کی ایک کاپی اپنے پاس محفوظ رکھیے تاکہ گم ہونے کی شکل میں حوالے کے لیے آپ کے پاس اپنا اسائن منٹ موجود ہو۔ ہماری نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔

اپنا اسائن منٹ لکھنے سے پہلے درج ذیل ہدایات کو غور سے پڑھیے:

1۔ پروگرام گائڈ میں اسائن منٹ سے متعلق دی گئی ہدایات کا بغور مطالعہ کیجیے۔

2۔ اپنا نام، رول نمبر اور تاریخ کاپی کے پہلے حصہ کی بائیں جانب لکھیے۔

3۔ کاپی کے بیچ میں کورس کا نام، اسائن منٹ نمبر اور اپنے اسٹڈی سنٹر کا نام لکھیے۔

4۔ آپ کو ہر کورس کا اسائن منٹ جمع کرنا ہے۔ اگر اسائن منٹ جمع نہیں کیا تو سمسٹر کے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ملے گی۔

5۔ اپنے اسائن منٹ کے لیے فل اسکیپ سائز کا کاغذ استعمال کیجیے۔

6۔ جواب سے پہلے متعلقہ سوال لکھنا ضروری ہے۔

7۔ اسائن منٹ اپنی تحریر میں ہونا چاہیے۔

8۔ اسائن منٹ آپ اپنے اسٹڈی سنٹر پر جمع کیجیے۔

آپ اپنے اسائن منٹ کی کاپی کا پہلا صفحہ اس طرح پر کیجیے:

کورس کا عنوان (اردو)---------------------- / ----------------------Course Title

اسائن منٹ نمبر------------- ان رول منٹ نمبر------------------------------

نام (اردو)-------------------- / ---------------------------Name in English

اسٹڈی سنٹر کا نام --

Note:

Last date for submission of Assignment

For December Examination: 31st October

For June Examination: 30th April

نوٹ: اسائن منٹ جمع کرنے کی آخری تاریخ کے متعلق جاننے کے لیے IGNOU کی ویب سائٹ دیکھتے رہیے۔

Good Luck!

BUDC-109 اردو ادب میں طنز و مزاح

ٹیوٹر مارکڈ اسائنمنٹ

Course Code	:	BUDC-109
Course Title	:	اردو ادب میں طنز و مزاح
Assignment Code	:	BUDC-109/BAUDH/BAFUD/BAAUD/TMA/July 2026-Jan 2027
Coverage	:	All Blocks
Marks	:	100

ہدایت:- سبھی حصوں سے تمام سوالوں کے جوابات مطلوب ہیں۔ سوالوں کے نمبر ان کے سامنے درج ہیں۔

(حصہ الف)

سوال1۔ طنز و مزاح کی اقسام بیان کیجیے۔ (10)

یا

1857ء کے بعد اُردو کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری پر تبصرہ کیجیے۔

سوال2۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ (10)

"انگریزوں کا وطیرہ ہے کہ وہ کسی عمارت کو اس وقت تک خاطر میں نہیں لاتے جب تک وہ کھنڈر نہ ہو جائے۔ اسی طرح ہمارے ہاں بعض محتاط حضرات کسی کے حق میں کلمۂ خیر کہنا روا نہیں سمجھتے تاوقتیکہ ممدوح کا چہلم نہ ہو جائے۔ آغا کو بھی ماضی بعید سے، خواہ اپنا ہو یا پرایا، والہانہ وابستگی تھی جس کا ایک ثبوت ان کی 1927ء ماڈل کی فورڈ کار تھی جو انھوں نے 1955ء میں ایک ضعیف العمر پارسی سے تقریباً مفت لی تھی۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ چلتی بھی تھی اور وہ بھی اس میانہ روی کے ساتھ کہ محلے کے لونڈے ٹھلوے جب اور جہاں چاہتے، چلتی گاڑی میں کُود کر بیٹھ جاتے۔ آغا نے کبھی تعرض نہیں کیا کیوں کہ اگلے چوراہے پر جب یہ دھکڑ دھکڑ کر کے دم توڑ دیتی تو یہی سواریاں دھکے لگا لگا کر منزل مقصود تک پہنچا آتیں۔ اس صورت میں پٹرول کی

بچت تو خیر تھی ہی لیکن بڑا فائدہ یہ تھا کہ انجن بند ہو جانے کے سبب کار زیادہ تیز چلتی تھی۔ واقعی اس کار کا چلنا اور چلانا معجزۂ فن سے کم نہ تھا۔ اس لیے کہ اس میں پٹرول سے زیادہ خون جلتا تھا"۔

یا

درج ذیل اقتباس کا مفہوم مع سیاق وسباق بیان کیجیے۔

"رنگ سانولا مگر روکھا، قد خاصا اونچا تھا مگر چوڑان نے لمبان کو دبا دیا تھا۔ دُہرا بدن، گدرا ہی نہیں بلکہ موٹاپے کی طرف کسی قدر مائل۔ فرماتے تھے کہ بچپن میں ورزش کا شوق تھا۔ ورزش چھوڑ دینے سے بدن جس طرح مُرمُروں کا تھیلا ہو جاتا ہے، بس یہی کیفیت تھی۔ بھاری بدن کی وجہ سے چوں کہ قد ٹھگنا معلوم ہونے لگا تھا، اس لیے اس کا تکملہ اونچی کیُ کی ٹوپی سے کر دیا جاتا تھا۔ کمر کا پھیر ضرورت سے زیادہ تھا۔ توند اس قدر بڑھ گئی تھی کہ گھر میں ازار بند باندھنا بے ضرورت ہی نہیں، تکلیف دہ سمجھا جاتا تھا اور محض ایک گرہ کو کافی خیال کیا گیا تھا۔ گرمیوں میں تہمد (تہ بند) باندھتے تھے، اُس کے پلو اُڑسنے کے بجائے اِدھر اُدھر ڈال لیتے تھے مگر اُٹھتے وقت بہت احتیاط کرتے تھے۔ اول تو قُطب بنے بیٹھے رہتے تھے۔ اگر اُٹھنا ہوا تو پہلے اندازہ کرتے تھے کہ فی الحال اُٹھنے کو ملتوی کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ ضرورت نے بہت مجبور کیا تو ازار بند کی گرہ یا تہمد کے کونوں کے اُڑسنے کا دباؤ توند پر ڈالتے تھے۔ سر بہت بڑا تھا مگر بڑی حد تک اُس کی صفائی کا انتظام قدرت نے اپنے اختیار میں رکھا تھا۔ جو تھوڑے رہے سہے بال تھے، وہ اکثر نہایت احتیاط سے صاف کرا دیے جاتے تھے، ورنہ بالوں کی یہ کگر، سفید مقیش کی صورت میں، ٹوپی کے کناروں پر جھالر کا نمونہ ہو جاتی تھی۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی، ذرا اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ بھوَیں گھنی اور آنکھوں کے اوپر سایہ افگن تھیں۔ آنکھوں میں غضب کی چمک تھی۔ وہ چمک نہیں جو غصے کے وقت نمودار ہوتی ہے بلکہ یہ وہ چمک تھی جس میں شوخی اور ذہانت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اگر میں ان کو 'مسکراتی ہوئی آنکھیں' کہوں تو بے جا نہ ہو گا"۔

سوال 3۔ آزادی کے بعد اردو کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری پر ایک نوٹ لکھیے۔ (10)

یا

ظریف لکھنوی کے سوانحی احوال وکوائف بیان کیجیے۔

(حصہ ب)

سوال4۔ عصر حاضر میں اُردو طنز و مزاح نگاری کا جائزہ لیجیے۔ (15)

یا

دلاور فگار کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری کے امتیازی پہلوؤں کو بیان کیجیے۔

سوال5۔ درج ذیل اشعار کا تجزیہ مع سیاق و سباق کیجیے۔ (15)

میرے اک شاگرد نے لکھا ہے مجھ کو ایک خط — جس کو پڑھ کر ہوگیا ہے میرا اندازہ غلط
اس نے مجھ کو خط میں لکھا ہے کہ اے استادِ فن — آپ ہیں اُردو کی پاپوش اور میں اس کی کرن
آپ کے ہر شعر پر ہوتی ہے فن کاری کی چھاپ — شہر کے پیچیدہ پیچیدہ ادیبوں میں ہیں آپ
میں تو قبلہ آپ کے ادنیٰ پرستاروں میں ہوں — آپ میرے کفش ہیں میں کفش برداروں میں ہوں
منزل فن میں سمجھ کر اپنا لیڈر آپ کو — رفعِ حاجت کے لیے پڑھتا ہوں اکثر آپ کو
مجھ کو یہ سمجھایئے بہرِ خدارا کے لیے — کیسے فرماؤں غزل اپنی ستارہ کے لیے
آپ کی آواز میں ہے ایک "وجدانی سرور" — آپ کے "ترنم" سے بھی پُر کیف ہے "تحت الشعور"
میں ابھی تک ہنستی ہوں، اس میں کوئی شک نہیں — مجھ کو فنِ شعر میں پوری طرح ادرک نہیں
سوچتا ہوں کہ بیٹھوں کس کے در کے سامنے — سینکڑوں اُستاد ہے پیشِ نظر کے سامنے
پھلِ لالہ اُگ رہا ہے گلستان کی خاک سے — دوسرا مصرع لگا کر بھیج دیجیے ڈاک سے

یا

درج ذیل اشعار کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے۔

بھگوان مرے دل کو وہ زندہ تمنا دے — جو حرص کو بھڑکا دے اور جیب کو گرما دے
وادیٔ سیاست کے اس ذرے کو چمکا دے — اس خادم ادنیٰ کو اک کرسیٔ اعلیٰ دے
اوروں کا جو حصہ ہے مجھ کو وہی داتا دے — محروم بتاشا ہوں تو پوری نہ حلوا دے
ہاں مرغ مسلم دے ہاں گرم پراٹھا دے — سوکھی ہوئی آنتوں کو فوراً ہی جو چکنا دے

تحریر میں چستی دے تقریر میں گرمی دے	جنتا کو جو پھیلائے اور قوم کو بہکا دے
کرسئ وزارت پر اک جست میں چڑھ جاؤں	تدبیر کو پھرتی دے تقدیر کو جھٹکا دے
سکھلا دے مجھے داتا وہ راز جہاں بانی	قطرے سے جو دریا دے دریا کو جو قطرہ دے
مفلس کی لنگوٹی تک باتوں میں اتروالوں	احسان کے پردے میں چوری کا سلیقہ دے
قاتل کی طبیعت کو بسمل کی ادا سکھلا	خوں ریزی کے جذبے کو ہمدردی کا پرداد دے
تھوڑی سی جو غیرت ہے وہ بھی نہ رہے باقی	احساس حمیت کو اس دل سے نکلوا دے
القصہ مرے مالک تجھ سے یہ گزارش ہے	مرغی وہ عنایت ہو سونے کا جو انڈا دے

(حصہ ج)

سوال6۔ رشید احمد صدیقی کے سوانحی احوال و کوائف اور ان کی طنز و مزاح نگاری پر مفصل مضمون لکھیے۔ (20)

یا

کنہیالال کپور کے سوانحی احوال و کوائف اور ادبی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی طنز و مزاح نگاری کا جائزہ لیجیے۔

سوال7۔ اُردو نثر میں طنز و مزاح کی روایت پر مفصل اظہار خیال کیجیے۔ (20)

یا

رضا نقوی واہیؔ کے سوانحی احوال و کوائف پر اظہار خیال کرتے ہوئے ان کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری کا جائزہ لیجیے۔